افکار و تاثرات

انگلینڈ میں تضحیک اغیار کا سامان ۔ مولانا ضیاء القاسمی
عبدالرحمان بابا کی تاریخ وفات ۔ جناب محمد نواز خٹک
قبرص ۔ مولانا محی الدین
و دیگر عنوانات ——— قارئین

دیارِ غیر میں اسلام دشمن سرگرمیاں ، تضحیک اغیار کا سامان | جن دوستوں کو انگلینڈ کے پروگرام کے دوران خطوط لکھنے کا ارادہ تھا ۔ اس میں آپ کا اسم گرامی بھی شامل تھا ۔ مگر آپ کے ذوق اور آپ کے موقر جریدہ الحق کی پالیسی کو بھی پیش نظر رکھنا تھا ۔ اس لئے اب دورہ کے اختتام پہ دو باتوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہوں گا ۔ بے شک میرا خط بھی شائع فرمادیں ۔ اور میری معروضات پر اداریہ ضرور سپردِ قلم فرمائیں ۔ تاکہ آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ باطل پرستوں کے لئے حوصلہ شکن ہو سکے ۔

محترم مولانا ! یہاں سرزمین برطانیہ میں جس قدر مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی ضرورت تھی ۔ نورانی میاں اور عبدالستار صاحب نیازی کے حالیہ دورہ میں پاکستان کی طرح کافرسازی اور مسلمانوں کی ایک دوسرے کے خلاف باہمی نفرت پیدا کرنے کی وہ مذموم کوشش کی گئی جس سے گھر گھر مسجد مسجد میں فساد برپا ہوگیا ۔ ان کی تقریروں میں علمائے دیوبند اور تبلیغی جماعت پر کفر کے فتووں کی خصوصی یلغار ہوتی تھی جس سے ہزاروں دل ٹوٹے اور مسجدوں کو تالے پڑ گئے ۔ ابھی نورانی میاں تکفیری مہم سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ ان کے ایک دست راست لاؤ لشکر لے کر لندن پہنچ گئے ۔ انہوں نے آتے ہی سنی کانفرنس برمنگھم میں یہ مطالبہ کرکے اور بھی اسلام اور پاکستان کا مذاق اڑایا ۔ کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو کھلا اور عام شہر قرار دیا جائے ۔ اور سعودی حکومت کے کنٹرول سے ان شہروں کو آزاد کرایا جائے ۔ اس سے پورے برطانیہ میں پاکستان کے خلاف ایک نفرت پیدا ہوئی کہ کیا پاکستانی عوام اور علماء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو عام اور کھلا شہر قرار دینا چاہتے ہیں ۔ کیا پاکستانیوں کے دلوں میں حرمین شریفین کا کوئی احترام نہیں ہے ؟ معاذ اللہ ! حضرت مولانا خالد محمود صاحب اور اس گناہ گار نے اپنی تقریروں اور کانفرنسوں میں بہترا مسلمانانِ برطانیہ کو سمجھایا کہ یہ پاکستان کے علماء اور عوام کی آواز نہیں ہے بلکہ چند مخصوص خیالات رکھنے والے پیٹ پرست لیڈروں کے خیالات ہیں ۔ مگر ان حضرات کی پھیلائی ہوئی زہر کے اثرات سے برطانیہ کی فضا اب تک کشیدہ ہے جس کی جس قدر مذمت کی جائے وہ کم ہے ۔

ابھی ان لوگوں کے زہریلے اثرات موجود ہی تھے کہ مرزا ناصر احمد قادیانی بھی لندن پہنچ گئے اور انہوں نے آتے ہی ایک پریس کانفرنس میں بڑی بے باکی سے اعلان کردیا کہ پاکستان میں قادیانیوں کو اس لئے اقلیت قرار نہیں دیا کہ

وہاں قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ تو چند حکمرانوں کی پسند یا ناپسند کا مسئلہ تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس قرار داد کو منسوخ کر دیا ہے ـــــ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ بیت المقدس کا مسئلہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ دنیا میں اس سے بھی بڑے بڑے مسائل موجود ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت احمدیت کی تحریک کو نہیں دبا سکتی۔ بستی کانفرنس کی قرارداد کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو عام کھلا شہر قرار دیا جائے اور مرزا ناصر احمد کا بیت المقدس کے مسئلے کو غیر اہم قرار دینا ایک ہی تال کے دو سُر ہیں۔ ملت اسلامیہ کو اس پر سوچنا چاہیئے۔ کہ یہ ارض مقدس کے خلاف کسی اور مکروہ سازش کی تیاری تو نہیں کی جا رہی ـــــ اس لئے میں نے آپ کو نہایت ہی دلسوزی سے توجہ دلائی ہے۔ اس کی پورے ملک کے خطبات جمعہ میں پر زور مذمت کی جائے۔ دینی رسائل اور جرائد میں اس پر پوری جرأت اور قوت سے قلم اٹھایا جائے بے شک پاکستانی علماء کرام اور عوام کے نام میرا یہ کھلا خط شائع فرما کر ایک زوردار اداریہ تحریر فرمائیں۔ تاکہ آپ کا جوان اور بے باک قلم باطل کے خرمن کو جلا کر راکھ کر دے۔

مخدومی حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم کو سلام عرض کرنا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور ان کا سایہ تا دیر ہم پر قائم رکھے۔ میں اب تک آپ کی دعا سے ساٹھ تقریریں کر چکا ہوں۔ جن میں برطانیہ کے بڑے بڑے شہروں کی کانفرنسیں اور تاریخی اجتماعات بھی شامل ہیں۔ الحمد للہ توحید و سنت کے احیاء اور علمائے حق کی خدمات کے اعتراف سے پورے برطانیہ میں احباب کو حوصلہ ملا ہے۔ پورے برطانیہ کے علماء کرام سرگرم عمل ہو گئے ہیں۔ علامہ مولانا خالد محمود صاحب کی سرپرستی میں یہ قافلہ رواں دواں ہے۔ ۱۴ ستمبر تک انشاء اللہ حج کے لئے روانہ ہو جاؤں گا۔ اور وہاں ایک ماہ کے لئے متحدہ عرب امارات کا دورہ کر کے وطن واپس پہنچوں گا۔

خاکپائے اکابر، مولانا ضیاء القاسمی ـ مانچسٹر انگلینڈ

<u>عبدالرحمان بابا کی تاریخ وفات</u> | "الحق" جون ۸۰ء کا شمارہ زیر نظر ہے۔ اس شمارے کے صفحہ ۳۳ پر محترم وحیدالرحمن شاہ صدر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج پشاور کا "فوائد شریعت" کے سلسلہ میں "پشتو ادب کی ایک پرانی فقہی کتاب" کے زیر عنوان پر مغز اور معلوماتی تحریر درج ہے۔

"الحق" کو مابعد کے زمانہ میں بطور سند و شہادت ضرور پیش کیا جائے گا۔ "الحق" کی معلوماتی۔ اخلاقی۔ مذہبی مضامین کی بابت شک و شبہ بالکل امکان ہے۔ اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ تاریخی واقعات کا ذکر کروں۔ فاضل مضمون نگار نے حضرت رحمان بابا کی تاریخ وفات کا ذکر صفحہ ۳۳ سطر چار میں کی ہے کہ رحمان بابا کی تاریخ وفات ۱۱۱۸ھ ہے۔ حالانکہ خود رحمان بابا اس کی تردید فرما رہے ہیں۔ اورنگزیب عالمگیر کی وفات ۱۱۱۹ھ ہے۔ رحمان بابا نے ان کا مرثیہ لکھا ہے۔ عالمگیر کے دو بیٹوں اعظم اور شاہ عالم کی لڑائی کا ذکر کیا ہے۔ جو بمقام جاجو ہوئی تھی جو وسط ۱۱۱۹ھ ہے۔ گل خان اور جمال خان کے مابین حادثہ فاجعہ کا ذکر کیا ہے۔ جو بقول میجر راورٹی ۱۱۲۳ھ میں وقوع